ناجائز ہے اس لئے کہ اس منصب پر فائز ہوتے ہوئے عورۃ کا لازمہ زندگی یہ ہے کہ وہ غیر محرم مردوں کے ساتھ نشست و برخاست کرے اور بعض اوقات خصوصی ملاقات میں غیر محرم مرد کے ساتھ خلوۃ بھی ہوتی ہے مفتی صاحب خود ہی واضح کریں کہ خلوۃ کا فقہی اعتبار سے کیا حکم ہے؟۔ اور ظاہر ہے کہ جو منصب عورۃ کیلئے اس طرح کے منکرات کو مستلزم ہو اس منصب پر عورۃ کا تمکن کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ تدریسی اصطلاح میں اس کو ممتنع بالغیر کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔

آخر میں ہم مفتی صاحب اور ان کے ہمنوا نام نہاد مذہبی رہنمؤں سے سوال کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں اٹھائیس غزوات میں بہ نفس نفیس شرکت کی ہے اور آپ کی عادۃ شریفہ یہ تھی کہ جب بھی آپ مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تھے تو مدینہ منورہ میں کسی نہ کسی صحابی کو اپنا قائم مقام مقرر کر جاتے تھے۔

ہمیں ان واقعات میں سے کسی ایک واقعہ کی نشاندھی کریں جس میں آپ نے یہ نیابت ازواج مطہرات یا بنات طاہرات یا کسی دوسری صحابیہ عورۃ میں سے کسی کے سپرد کی ہو۔ یا خلفاء راشدین کے دورِ خلافۃ میں کسی عورۃ کو قاضی یا کسی علاقۃ کا عامل مقرر کیا گیا ہو۔

هاتو ابرهانكم ان كنتم صادقين

اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه

شبیر احمد عاجز قیصرانی

رحیم یار خان

عظمتِ ماہِ رمضان

سال میں اک مرتبہ آتا ہے جب ماہِ صیام
ہے یہ لازم دوستو اس کا کریں ہم احترام

کون جانے پھر کسے یہ ماہِ رمضاں ہو نصیب
آیئے کچھ اس میں کرلیں آخرت کا اہتمام

ہوگیا اس ماہ میں قرآن کا اکمل نزول
مومنوں کے واسطے ہے یہ مسرت کا پیام

جو رہا محروم اس میں ہے وہ کتنا بدنصیب
وہ رہا دریا کنارے اور پھر بھی تشنہ کام

بخش دے سب کے گناہ ماہِ مقدس کے طفیل
مانگتے ہیں یہ دُعا تجھ سے محمد کے غلام

اذنِ ربی سے ملائک جب اُترتے ہیں یہاں
کس قدر ہے وہ مبارک برکتوں کی ایک شام

جس نے بھی ماہِ مکرم کا رکھا عاجز خیال
دیکھنا تم اُس پہ ہوگی آتشِ دوزخ حرام